حاکم کی عورتیں جاتی تھیں۔ اور اسے ستی سے باز رکھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ اس بدترین لعنت کا خاتمہ مغل نہ کرسکے تو اس لئے کہ وہ مذہب میں عدم مداخلت کے اصول پر کاربند تھے۔ آخرکار راجہ رام موہن رائے کی کوششوں سے برطانوی حکمراں ستی کے خلاف قانون بنانے میں کامیاب ہوئے۔

ہم وشو ہندو پریشد کو مشورہ دیں گے کہ وہ تاریخی حقائق کا سامنا کرے۔ اور اس دعوے سے دست بردار ہو جائے کہ یہ مسجد، مندر توڑ کر بنائی گئی ہے۔ اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

اردو یونیورسٹی

مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل مسٹر ارجن سنگھ کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ مرکزی سطح پر ایک اردو یونیورسٹی قائم کی جائے اس کے لئے ایک گیارہ ممبری کمیٹی بنادی گئی ہے۔ ان کے اس اعلان کا اردو نوازوں کے حلقوں میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔

اردو کے سلسلہ میں مرکزی حکومت اور بعد ازاں صوبائی حکومتوں کا جو رویہ رہا ہے اس کے پس منظر میں، حکومت کے اس اعلان کو بھی ایک سیاسی اسٹنٹ سے کچھ زیادہ سمجھنے پر دل کو آمادہ کرنا مشکل ہے۔ لیکن فی الواقع حکومت کو اگر اپنی پچھلی وعدہ فراموشیوں کا احساس ہے۔ اور اردو کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کا واقعی طور پر وہ ازالہ کرنا چاہتی ہے تو اس کے اس منصوبہ کا خیر مقدم کیا جانا چاہیئے۔ ادھر کچھ مدت سے مسٹر ارجن سنگھ ایک سیکولر سیاستداں کے طور پر ابھرے ہیں۔ ان کی طرف سے بار بار فرقہ پرست طاقتوں کو وارننگ، اور سیکولر قوتوں کے اتحاد پر زور دیئے جانے سے یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں بہرحال یہ ایک نیک فال ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ حکومت کے رویّہ میں تبدیلی آرہی ہے۔

اردو یونیورسٹی کو کہاں ہونا چاہیئے۔ اس کا فیصلہ تو کمیٹی ہی کرے گی۔ لیکن اردو سے متعلق جو اعداد و شمار موجود ہیں۔ ان کی بنیاد پر اردو یونیورسٹی کو آندھرا کے خطّہ تلنگانہ میں ہونا چاہیئے۔ یوپی میں اردو بولنے والوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ لیکن وہاں سے

ایک بھی اردو میڈیم ہائی اسکول اور سینئر سیکنڈری اسکول نہیں ہے۔ دلّی میں ایسے اسکولوں کی تعداد خاصی ہے۔ لیکن یہاں پہلے سے پانچ یونیورسٹیاں ہیں۔ ایک اور یونیورسٹی میں اضافہ کا کیا مطلب ہے۔ بہار کے ایک خطّہ میں اردو سیکنڈری اسکولوں کی بھاری تعداد ہے۔ لیکن وہاں بھی سینئر سیکنڈری اسکولوں کی گنی چنی تعداد ہے۔ یونیورسٹی کے لئے ۱۲ ویں پاس طلبا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے اسکولوں کی بھاری تعداد تلنگانہ اور مہاراشٹر میں ہے۔ اس لئے اردو یونیورسٹی کے لئے موزوں ترین مقام تلنگانہ یا مہاراشٹر میں ہو سکتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سابق ریاست حیدر آباد میں عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو میڈیم کا کامیاب تجربہ ہو چکا ہے۔ کیوں نہ تلنگانہ ہی کے کسی شہر میں اردو یونیورسٹی قائم کی جائے۔ کمیٹی کو ہمدری اس تجویز پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔

گلِ رعنا

(از برج لال رعنا جگی)

اردو رباعیوں کا دلکش مجموعہ جس کے متعلق حضرت جوش ملیح آبادی، حضرت جگر مراد آبادی، حضرت فراق گورکھپوری وغیرہ نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

جگر مراد آبادی رعنا صاحب کو ایک فطری شاعر کہہ کر خطاب کرتے تھے۔

صفحات: ۲۳۲

قیمت مجلد: -/۲۵ روپے